مہا گنیش

AISCO
Publications

پریم ناتھ میگزین
کرن نگر سرینگر کشمیر۔ ۱۹۰۰۱۰

قیمت : ایک روپیہ

کتابت۔ غلام رسول "شاہین رقم"
مطبوعہ "ویلی پرنٹنگ پریس سرینگر"

تمہید:۔ اگیان کے کارن اکثر لوگ اپنے ہی دیوی دیوتاؤں کی نقطہ چینی اور حرف گیری کرتے رہتے ہیں۔ لوگ یہ سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے کہ اس کا حقیقی مطلب کیا ہے اور یہ کیوں ایسا ہے۔ اگیانی لوگ کبھی یہ جانکاری حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے ہیں کہ وہ اپنے شاستروں کا مطالعہ کرکے اسکو سمجھنے کی کوشش کرتے۔ ایسا وہ نہیں کرتے ہیں بلکہ صرف ہنسی مذاق میں ہی اس کی نقطہ چینی کرتے رہتے ہیں۔ جو کہ بہت ہی باعث شرم ہے۔ یا تو اندھ وشواس سے کام لینا ضروری ہے نہی تو اپنے شاستروں کا مطالعہ کرنا اوشیک ہے۔ اور گیان پراپتی حاصل کرنے کی کوشش کرنا ضروری ہے اور اصلیت اور حقیقت کی جانکاری کرنی چاہیئے۔ اگر ایسے ناول پڑھنے میں جن سے عملی طور اخلاقی گراوٹ ہوتی ہے لوگوں کو فرصت ملتی ہے تو کیا کارن ہے کہ وہ اپنے مذہب کی بنیادی باتوں کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں اکثر ہمارے کئی دیوی دیوتا بحث و مباحثہ کا موضوع بنے رہتے ہیں۔ جن میں مہاگنیش جی پر بھی اکثر نقطہ چینی ہوتی رہتی ہے اور اس پر ہنسی مذاق کیا جا رہا ہے۔ شاستر کاروں نے مختلف اتہاسوں کے ذریعہ شاستروں کو سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ اِن اتہاسوں کو سمجھنے کی کوشش کرنی ہے کیونکہ یہ اتہاس پُر مطلب اور پُر معنی ہیں۔ اِن اتہاسوں میں رتی بھر بھی مذاق کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ میں اس وقت "مہاگنیش" کے بارے میں اپنے خیالات شاستروں کے انوسار عوام کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ اصلیت کو سمجھ سکیں۔ سمے ملے تو دیگر دیوی دیوتاؤں کے بارے میں بھی اپنے کچھ وچار عوام کے سامنے رکھوں گا۔

پریم ناتھ میگزین۔
۱۵ر جون ۱۹۷۲ء۔

اوم - نمہ

گنیش

شاستروں میں ایک کہاوت درج ہے کہ ایک بار ماتا پاروتی جی اپنے محل میں بیٹھی تھیں۔ وہ نہانا چاہتی تھیں۔ نہا کر اس کو سنگار کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ خیال آیا کہ اگر نہلاتے ہوئے یا سنگار کرتے ہوئے کوئی مرد اندر آجائے تو یہ اچھا نہیں ہوگا۔ میں شرمندہ ہو جاؤں گی۔ کسی غیر کے سامنے نہانا یا سنگار کرنا ایک ناری کا دھرم نہیں ہے۔ پاروتی جی خود سروشکتی مان ہے۔ اُس نے اپنی اچھیا بل سے ایک پُتر پیدا کر دیا جو کہ بہت ہی سوشیل اور خوبصورت بالک تھا۔ اسکو سمپورن بل سے نوازا اور بالک کو اپنے محل کی ڈیوڑھی پر ایک دوارپال کی حیثیت سے تعینات کیا اور تاکید کی کہ وہ کسی کو بغیر پاروتی جی کی اجازت کے اندر آنے نہ دے۔ فرمانبردار بیٹے نے آگیا پالن کر دی اور خوب پہرہ ڈیوڑھی پر دیتا رہا۔ کچھ دیر کے بعد شنکر بھولے ناتھ جی اکسمات ہی وہاں آئے اور سیدھے ہی محل کے اندر جانے لگے۔ اس بالک نے شوجی مہاراج کو اندر جانے سے روکا۔ مہادیو جی بہت کرودت ہوئے اور آشچریہ میں پڑ گئے کہ یہ ننھا سا چھوکرا مجھے اندر جانے سے روکتا ہے یہ کون ہے۔ جھٹ غصے میں آکر مہادیو جی نے اس بالک کا سر اپنے ترشول سے اس کے بدن سے الگ کر دیا۔ بالک ایک طرف گر پڑا اور اس کا سر بھی دور کہیں جا کر گر پڑا۔ جوں ہی شنکر جی اندر آئے تو پاروتی جی سنگار کرنے میں مشغول تھی آشچریہ میں پڑ گئی کہ شنکر جی کیسے اندر آسکے۔ جبکہ اس نے باہر دوارپال رکھا تھا۔ جلدی میں آپنے اپنے آپ کو ڈھک لیا۔ اور مہادیو جی سے دریافت کیا کہ وہ کیسے بغیر اجازت کے اندر آئے۔ جب مہادیو جی نے پاروتی جی کو سارا حال کہہ سنایا کہ کیسے ایک بالک نے اسکو اندر آنے سے روکا تھا تو کیسے اس نے یعنی مہادیو جی نے اس کا سر اس کے بدن سے الگ کر دیا۔ اور اس طرح وہ یعنی مہادیو جی اندر آگئے پاروتی جی بہت رو پڑی وہ ولاپ کرنے لگی اور شنکر پر بہت غصے ہوگئی۔ شنکر جی گھبرا گئے اور بہت ہی پریشان ہو گئے۔ اور اپنے کئے پر پشچاتاپ کیا۔ جب اس کو معلوم ہوا کہ یہ بالک اس کا اپنا ہی پُتر تھا۔ تریاہٹ بہت مشہور ہے۔ پاروتی جی نے بہت ہی کرودھ کیا۔ کھانا پینا حرام کر دیا۔

تو مہادیو جی نے پاروتی جی کو تسلی دیدی کہ یہ بالک اوشیہ پھر سے زندہ ہو جائیگا۔ چنتا کی وجہ نہیں۔ مگر اس کو اپنا سر نہ ہوگا بلکہ کسی اور سر سے زندہ ہو گا یعنی جو کوئی جاندار شمال کی طرف منہ رکھ کر سویا ہوگا۔ اُس کے سر کو کاٹ کر گنیش بالک کے دھڑ پر رکھ کر زندہ کیا جا سکتا ہے۔ پاروتی جی بہت خوش ہوئی۔ شو جی مہاراج نے اپنے دھوت روانہ کر دیئے۔ اُن کو سب سے پہلے ایک ہاتھی سامنے آیا جو شمال کی طرف سر رکھ کر سویا تھا۔ تو دھڑام سے ہاتھی کا سر کاٹا گیا اور بالک کے دھڑ پر اس سر کو رکھا گیا۔ بالک زندہ ہو گیا۔ چلنے پھرنے اور بولنے لگا۔ پاروتی جی بہت خوش ہوئی۔ بالک کو اپنے گلے سے لگایا۔ مہادیو جی نے بھی بالک کو اپنے گلے سے لگایا اور اپنی گود میں بٹھایا۔ اس بالک کو وردان دیا گیا اور اسمیں جملہ شکتیاں ارپت کی گئیں۔ اور اسطرح مہا گنیش جی کا جنم ہوا۔ اور وہ سنسار میں مشہور ہو گئے۔

شاستروں میں ایک اور اتہاس آیا ہے کہ ایک بار بھگوان نے کمار جی اور مہا گنیش کو کہا کہ اِن دو میں سے جو اس سارے بھوہ ساگر کا سمپورن پر کرما کر کے سب سے پہلے بھگوان کے پاس پہنچے گا اُسکی سارے سنسار میں پہلی پدوی مل جائے گی اور اِس کی پوجا سارے سنسار میں ہر کاریہ کے شروع میں ہوا کرے گی۔ کوئی کاریہ تب تک سپھل نہ ہوگا جب تک کہ نہ پرتھم اس کی پوجا ہوا کرے گی۔ دونوں بھائی تیار ہوئے اپنے اپنے واہن پر بھوہ ساگر کا پرکرما کرنے کیلئے۔ کمار جی کے پاس مور کا واہن تھا اور وہ سب سے پہلے چل پڑا سنسار کا پرکرما کرنے کیلئے۔ گنیش جی بھاری بھرکم شریر والا تھا۔ چل پھر وہ اچھی طرح نہیں سکتا تھا۔ اس کی سواری بھی عجیب سی ہے۔ ایک چوہا۔ چوہا تو اُڑ نہیں سکتا ہے اور نہ خوب دوڑ سکتا ہے تاکہ مور کا مقابلہ کر سکے۔ وہ بہت ہی سوچ میں پڑا کہ اب کیا کیا جائے اور کیسے بازی جیت لی جائے نہ معلوم کمار جی کتنی منزلیں طے کر گیا ہوگا۔ اس کا بھوہ ساگر کا پرکرما تقریباً اسماپت ہوا ہی چاہتا ہوگا مگر میں ابھی اپنی ناتوانی پر سوچ ہی رہا ہوں کہ کیا کروں۔ جھٹ گنیش جی کے دل میں خیال آیا۔ وہ ماتا کے شرن میں آیا۔ ماتا نے صلاح دیدی کہ سارا بھوہ ساگر بھگوان کے روپ میں تمہارے سامنے موجود ہے۔ تم انہی کا پرکرما کرو۔ یہی تو سارا جگت ہے۔ یہی سارا دِشو ہے۔ چنانچہ اس صلاح پر اُس نے عمل کیا اور فوراً ہی اُچھ بھیج مارا ئن اور ماتا کے تین پرکرما دیکر ایک کونے میں چپ چاپ کر کے بیٹھ گیا۔ کمار جی بہت تیزی سے بھوہ ساگر کا پرکرما کرنے لگا۔ جہاں بھی کہیں

پہنچا دریافت کرنے لگا کہ آیا اس طرف گنیش جی تو نہیں آئے۔ وہ آشچریہ میں پڑ جاتے تھے جبکہ اِسکو معلوم ہوتا تھا کہ گنیش جی ابھی ابھی یہاں سے گذرے۔ کمار جی جہاں کہیں بھی پہنچا وہاں اُسکو یہی معلوم ہوا کہ گنیش جی بہت آگے چلے گئے ہیں۔ وہ اِن باتوں پر بھروسہ نہیں کر سکا۔ کچھ دیر کے بعد کمار جی پسینے پسینے ہو کر مور پر سوار سارے وشو کا پرکرما کر کے بھگوان کے پاس بہت ہشاش بشاش ہو کر حاضر ہوا اور بھگوان سے کہا کہ لو میں سب سے پہلے آپ کی آگیا پالن کر کے سارے سنسار کا پرکرما کر کے آیا ہوں اور یہ گنیش ابھی آپکے پاس ہی بیٹھا سوچ رہا ہے کہ وہ کیسے اِس سنسار کا پرکرما کر سکے۔ کمار جی کا گھمنڈ ٹس سے مس ہو گیا اور اس کو آشچریہ ہوا کہ جب اُس نے سنا کہ اس تھوڑے ہی وقفے میں گنیش جی نے اِس بھوہ ساگر کے تین بار پرکرما کیا ہے۔ اور بہت پہلے یہاں پہنچا ہے۔ کمار جی بہت مایوس ہوئے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ گنیش جی نے یہاں بیٹھ کر ہی بھگوان کے اِرد گرد تین بار پرکرما کیا۔ بھگوان ہی بھوہ ساگر ہے۔ سرشٹی کرتا ہے اور سارا جگت ہے۔ جس نے اِس تتو کو سمجھا اور جانا اُس نے ہی سمپورن پرکرما کیا۔ چونکہ گنیش جی نے اپنی ماتا کی مہربانی سے اس تتو کو سمجھا اس لیئے اس کو ادھیکار بخشا گیا کہ آیندہ اُس کے نام لینے کے بغیر کسی بھی کاریہ کی سپھلتا نہ ہوا کرے گی۔ کمار جی اپنی موٹی عقل پر خوب شرمندہ ہو گیا۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ گنیش کیا ہے۔ اِسکو شاستروں میں کیوں پرتھم پدوی ملی ہے۔ اور ہر کاریہ کے آدی میں اِسکے نام لینے پر کیوں زور دیا گیا ہے۔ گنیش۔ گنپتی یا گنیش واستو میں ایک ہی نام ہے۔ گنوں کا مالک۔ سب گنوں کے پتی یعنی مالک کو گنیش جی مانا گیا ہے وہی شخص گنوں کا مالک ہو سکتا ہے اور سروہ سمپتی کا مالک ہو سکتا ہے جسکو من پر ضبط یعنی کنٹرول ہو۔ اِسلئے وہا گنیش من ہے۔ سب سے پہلے من کو قابو کرنا ہے۔ جس نے من کو قابو کیا وہی دنیا میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ روحانیت میں۔ سماج میں۔ اپنے سادھن میں اور اپنے دینک ویوہار میں وغیرہ میں۔ اِسلئے شاستروں کی آگیا ہے کہ سب سے پہلے من کو قابو کیا جائے اور اِسکو اپنے بس میں کیا جائے تو پھر کامیابی یقینی ہے۔ من کو قابو کرنا بہت مشکل ہے۔ من چنچل ہے۔ کبھی اِدھر کبھی اُدھر دوڑتا پھرتا ہے۔ بھاگتا ہی جاتا ہے۔ ایک جگہ قرار نہیں کرتا ہے۔ کبھی اچھی باتوں کی اور جاتا ہے۔ اور اکثر بری باتوں کی اور ہی زیادہ رجوع ہو جاتا ہے۔

ہاتھی کا سر ادم کی نشانی ہے جو کہ اسی اُم کے موافق ہے۔ جو سر کاٹا گیا وہ اہنکار ہے۔ جسکے کارن منش ہی پرمارتھ پراپت کر سکتا ہے اور یہی دو ہا اک یا ساماجک ترقی حاصل کر سکتا ہے۔ اہنکار ہی انسان کو گراوٹ میں ڈالتا ہے۔ جس کسی منش نے اہنکار ختم کر کے اسم اعظم ادم کو اپنایا اور اپنے میں اس ادم کو جذب کر دیا۔ واستو میں اُسی کی گُن کیرتن ہو سکتی ہے اور پوجا ہو سکتی ہے۔ اہنکار کے چھوت چھات نے ہی منش میں دویت بھاؤ پیدا کر دیا اور بھگوان کے نہ ہونے کا بھاؤ پرگٹ کیا۔ بھائی کو بھائی سے الگ کر دیا۔ باپ بیٹے جدا کر دیا ماں بیٹی میں تفریق پیدا کر دی۔ غرض جو کچھ بری باتیں جگت میں نظر آ رہی ہیں وہ اہنکار کے کارن ہی ہیں۔

اگر غور سے دیکھا جائے تو ہاتھی کا سونڈ کبھی بھی ایک درجے پر نہیں رہتا ہے ہر وقت ہلتا ہی رہتا ہے۔ کبھی دائیں۔ کبھی بائیں۔ کبھی اوپر اور کبھی نیچے کی اور۔ ایک جگہ ٹھکانے میں نہیں رہتا ہے۔ ہاتھی کے کان بھی ہر سمے ہلتے رہتے ہیں۔ یہی حال من کا ہے۔ اس کر کے ہی من کو ہاتھی کے سونڈ سے مشابہت دی گئی ہے۔ جس کی پرتما گنیت جی ہیں۔ گنیت جی کا واہن چوہا رکھا گیا ہے۔ من ایک بھاری بھرکم وستو ہے۔ چوہے کی حالت بھی ایسی ہی ہے۔ جیسے ہاتھی کے سونڈ کی۔ کبھی ایک جگہ قرار میں نہیں رہتا ہے۔ کبھی اِدھر اور کبھی اُدھر جاتا ہے۔ اہنکار سے بھرا ہوا ہے۔ یہی اوستھا من کی ہے۔ اس کا ٹھکانا کہیں نہیں ہے۔ اس لئے شاستروں میں پہلے من کو کنٹرول کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ من کو کنٹرول کرنے کا آسان طریقہ ہے۔ مگر عمل کرنا مشکل نظر آتا ہے انسان کو اپنے آچار۔ وچار۔ آہار۔ کردار۔ پوشاک۔ اندریوں تتھا رہن سہن پر کنٹرول کرنا ہے۔ جس شخص کو ان باتوں پر ادھیکار ہو۔ اور سنتوشی جیون پراپت کیا ہو وہی من کو جیت سکتا ہے بلکہ وہ اندرجیت بھی کہلایا جا سکتا ہے۔ ان باتوں پر ادھیکار حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان سب سے پہلے سنتوش کی زندگی بسر کرے۔ خواہشات سے دور ہو۔ کوئی کامنا دل میں نہ رکھے۔ سُکرت کی کمائی کرے۔ غریبوں یتیموں اور محتاجوں کی دیکھ بھال کرے۔ سادہ زندگی بسر کرے اور ساماجک برائیوں سے دُور رہے۔ جسکو ان باتوں پر ادھیکار ہو وہی واستو میں منش کہلانے کا حقدار ہے۔

نہیں تو حیوان ہے یعنی پشو ہے۔ ایک انسان ہی من کو قابو کرسکتا ہے اور ہر پرکار کی کامیابی حاصل کرسکتا ہے۔ پشو جو بدھی ہین ہوتے ہیں وہ من کو قابو نہیں کرسکتے ہیں۔ اِسی لئے منش کا جیون ہم کو پراپت ہوا ہے۔ مہاگنیش کی استوتی سادھنا اور پوجا کرنے سے ہی منش سرسوتی یعنی گیان علم حقیقی حاصل کرتا ہے۔ اور شکتی کو پراپت کرسکتا ہے۔ اور بہت ہی تھوڑی سادھنا کرنے سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ منش سب گنوں پر ادھیکار حاصل کرسکتا ہے۔ اس لئے مہاگنیش جی کا نام سب سے پہلے آیا ہے۔ یہ منش کی کامیابی کی کنجی ہے۔ گنپت کو سمپتی اور قسمت کا داتا یعنی مالک مانا گیا ہے۔ اِس کنجی کو پانا ہمارا فرض ہے۔ یہ ایک اتہاسک کہانی ہے مہاگنیش جی کی۔ مہاگنیش جی کے سوکھشم ورنن کو میں اگلے مضموں میں ظاہر کرنے کی کوشش کرونگا۔

میں نے قبل ازیں مہاگنیش جی کے متعلق اتہاسک طور کچھ مفصل ورنن کیا ہے
آج کی صحبت میں گنیش جی کا ورنن کچھ سوکھشم روپ سے کرنا چاہتا ہوں۔ گنیش
جی کی مورتی کی پوجا سارے بھارت میں ہندو لوگ سب سے پہلے کرتے ہیں اور
اس کی پوجا کو پرم دھرم مانا جاتا ہے۔ آخر انسان کے دھڑ سے سر کاٹ کر لگانا
اوشیہ کچھ سوکھشم معنی رکھتا ہے۔ جس پر وچار کرنے کی اور دھیان دینے کی اوشکتا
ہے اور اسکو سمجھنا ہمارا فرض بنتا ہے۔

قدیم زمانے میں ہمیں اپنے گوروؤں کے دوارا ہی ہر ایک سوکھشم بات کی
تفسیر ملا کرتی تھی۔ اور اس طرح گورو شسیہ کا سمبرک ہوتا تھا۔ گورو گیان والے
ہوتے تھے۔ آتم درشی ہوتے تھے اور اپنے انوبھو سے اپنے شسیوں کو ہی نہیں بلکہ
اپنے سب ہی ملنے والوں کو گیان یعنی علم حقیقی سے آگاہ کرتے تھے۔ اور انکو اندھکار
سے نکالنے کی کوشش کرتے تھے۔ افسوس تو یہ ہے کہ نہ ہی موجودہ زمانے میں وہ
گورو نظر آتے ہیں اور نہ ہی شسیہ یا دیگر سننے والے۔ آج کل کسی کو ان باتوں کے
سمجھنے کی نہ ہی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور نہ ہی مایا میں فرق ہونے کے کارن اصلیت
یعنی حقیقت جاننے کی فرصت ہے۔ نہ چاز کاری میں ہی اپنے مذہب کو [illegible]
کرتے ہیں۔ یعنی اپنے مذہب کی عیب جوئی کرتے ہیں۔ اور اس طرح لوگ اندھکار میں
پھنسے ہوئے ہیں اور گمراہ ہو گئے ہیں۔ دن بدن اگیانتا کی طرف جاتے ہیں اور اپنے مذہب
اور شاستروں کو پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے ہیں۔

شوپوران میں گنیش جی کی پیدائیش کی دلیل مکمل آئی ہوئی ہے۔ اس کے اصلی معنی کو سمجھنے کی کوشش نہیں ہو رہی ہے۔ بلکہ اندھ وشواس سے اسکے لغوی معنی کی طرف ہی خیال کیاجاتاہے اور اصلی مطلب فوت ہوچکاہے۔ اس روایت پر غور سے سوچ وچار کرنے کے بعد گیات ہوتاہے کہ ماتا پاروتی پرکرتی یعنی شکتی کا روپ ہے اور پتا مہادیو پرش یعنی شو کا سروپ ہے۔ پرکرتی کا میل پانچ مہابھوت یعنی آب۔ آتش۔ خاک۔ باد اور آکاش کے ساتھ ہے۔ جنکو عناصر کثیف بھی کہتے ہیں۔ ان سے کل اجسام کی پیدائیش ہوئی ہے۔ گنیش جی یعنی اہنکار جسم کا دوار پال یعنی نگہبان ہے۔ اہنکار روپی گنیش اپنے پتا آنند روپ شو کو نہیں پہچانتاہے۔ شو کے سروپ کو اپنے اندر داخل کرنے سے اسمرتھ ہے۔ جب یہ پورش شو کے سروپ کو جانتاہے۔ اصلیت اور حقیقت سے باخبر ہوتاہے اور اسکو اپنے قلب میں داخل کرتاہے تو فوراً ہی اُسی وقت اہنکار یعنی انانیت کا سر اس پورش سے کٹ جاتاہے۔ ہاتھی کے سر لگانے کا مطلب یہ ہے کہ اجسام دو قسم کے ہیں یعنی فانی اور غیر فانی۔ فانی اجسام میں چوہا سب سے چھوٹاہے اور ہاتھی سب سے بڑاہے۔ اِن دونوں میں کافی مشابہت ہے۔ اسی طرح علم جزویت سب سے چھوٹا اور علم کلیت سب سے بڑاہے سنسکرت زبان میں اکھشر غیر فانی کو کہتے ہیں اور وہ لفظ حروف ہجی کو بھی تعبیر کرتا ہے جن میں ॐ اومکار سب سے بڑاہے اور سب سے اول آتاہے۔ اگر اس اسم اعظم کی تحریری شکل پر غور کیاجائے اور اُلٹ کر دیکھاجائے تو وہ ایک دانت والے ہاتھی کے سر کی مثال ہے۔ ہاتھی کا سر کاٹ کر انسان کے دھڑ پر لگانے سے یہی مراد لی گئی ہے کہ اہنکار یعنی جزویت کے پندار کو دماغ سے نکال کر اومکار ॐ یعنی کلیت کا علم وہاں قائم کیاجائے۔ ہاتھی کے سونڈ یعنی سر کو اومکار سے مشابہت ہے۔

گن کے معنی گوروکے ہیں اور ایش یا پتی کے معنی مالک کے ہیں۔ گنیش یا گنپتی کا اشارہ گورودیو پر ہے۔ جو مریدوں کے مجموعے کا رہنما ہوکر اومکار ॐ کے اسم اعظم کا شغل انکو بتاتاہے اور جزویت کے پندار کو اِن کے سر سے نکالدیتاہے۔ اور اِسکو

مطیع کر لیتا ہے۔ اسلئے چوہے کو گنیش کی سواری مانا گیا ہے۔ چوہا اہنکار مانا گیا ہے۔ جس کو اپنے وش کر کے اس پر منش سوار ہوتا ہے۔ شرتی نے اومکار شبدھ کا اُچارن سب سے مقدم بتایا ہے اور سمرتی نے اس شبدھ کی مورتی بنا کر گنیش کی پرتشٹا کی ہے اور اسکو گورو کی دیا دی ہے۔ گنیش جی کی ویاکھیا مرحوم پنڈت جانکی ناتھ مدن دہلوی نے اپنی بھگوت گیتا میں بہت ہی سُندر الفاظ میں مفصل بیان کی ہے۔

واستو میں گنیش جی کی مورتی کو ایک کارٹون سے تشبیہ دی گئی ہے جسکو سیدھا دیکھنے سے گنیش جی کی شکل یعنی اصلی صورت اومکار نظر آتی ہے اور اسکو الٹا کرنے سے ناساگر دھیان کی کیفیت کا اندازہ لگتا ہے اور انسان کی شکل و صورت نظر آتی ہے۔ طالب حق جسم۔ سر اور گردن سیدھا اور بے حرکت قائم رکھ کر اپنی نظر کو اطراف و جوانب سے ہٹا کر اور ناک کے اگلے حصے پر نظر جما کر مستقل مطمئین اور توہمات سے آزاد ہو کر اور دل کو روک کر بھگوان کا تصور کرتا ہوا اور اُسی میں اپنے آپ کو محو کرے۔ اسے گائیتری کے جاپ کی ودھی کا گیان بھی ہوتا ہے۔ نفس کی رفتار و سکون کے ذریعہ سے جس سے پورک۔ کنبھک اور ریچک کہتے ہیں۔ اس گنیش روپی کارٹون سے نظر آتا ہے۔ لوگ کی یہ سب سے آسان اور عمدہ سیڑھی ہے جس کی مفصل تشریح اتہر وید کے یوگ شکھیا اُپنشد میں دی گئی ہے۔

گنیش دکھ کو دُور کرنے والا اور سُکھ دینے والا ہے۔ اسکو ایک دنت کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ کہاوت ہے کہ پرشو رام جب کیلاش گیا تھا تو دوار پال کی حیثیت سے گنیش جی نے پرشو رام کو کیلاش کے اندر جانے کی اجازت نہ دی تو پرشو رام نے غصے میں آ کر اپنی کلہاڑی سے گنیش جی پر حملہ کیا جس کے کارن گنیش جی کا ایک دانت ٹوٹ گیا اور تب سے اسکو ایک دنت کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ دو دانتوں کا نام کُمتی اور سُمتی دیا گیا ہے۔ جب کُمتی کا دانت ٹوٹ گیا تو باقی سُمتی ہی رہتی ہے۔ جس نے سُمتی حاصل کی اسکو سب کچھ پراپت ہوتا ہے۔

گنیش جی کی پوجا سارے بھارت ورش میں ہو رہی ہے خاصکر مہاراشٹر۔ کرناٹک۔ تامل ناڈو۔ اور آندھرا میں اس تہوار کو یعنی گنیش چوتھ کی بہت دھوم دھام۔ پریم اور شردھا سے منایا جاتا ہے۔ بیرونی ممالک میں بھی جہاں پر ہندوستان کے لوگ آباد ہیں خاصکر لنڈن۔ نیروبی۔ سنگاپور وغیرہ میں بھی گنیش چوتھ کے دن خوب پوجا ہوتی ہے اور کافی چہل پہل ہوتی ہے اور اس تہوار کو بہت ہی زور و شور سے منایا جاتا ہے۔
میکسکو (Mexico) کے کھنڈرات سے پتہ چلتا ہے کہ بہت پراچین کال میں امریکہ کے مختلف شہروں میں گنیش جی کی پوجا وہاں کے لوگ کیا کرتے تھے۔ جاوا سے بھی گنیش جی کی مورتیاں زمین سے برآمد کی گئی ہیں۔ بورنیو "Borneo" سے بھی جو مورتیاں برآمد ہوئی ہیں وہ گنیش جی کی ہیں۔ منیلا (Manila) کے عجائب گھر میں بھی برآمد شدہ مورتیاں محفوظ رکھی گئی ہیں۔ پراچین تبت میں بھی گنیش جی کی پوجا کی جاتی تھی اور اس وقت بھی وہاں اسکی مورتیاں پائی جا رہی ہیں۔

گنیش جی کو وگنیشور کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے جو کہ منش کے سب وگنوں اور دکھوں کو دور کرتا ہے۔ اور شانتی دیتا ہے۔ یوں تو کشمیر میں بھی گنیش جی کی خوب پوجا ہوتی ہے اور گنیش چتردشی کا تہوار منایا جاتا ہے۔ اسکو یہاں سدھ داتا کے نام سے پکارا جاتا ہے یعنی سب سدھیوں کا مالک مانا گیا ہے۔ جو کوئی بھی شخص گنیش جی کی اور رجوع ہوتا ہے اور جس کسی کاریہ کی سپھلتا کیلئے گنیش جی کے شرن جو کوئی بھی جاتا ہے اسکو اوشیہ سدھی یعنی کامیابی ہوتی ہے اور اپنا منورتھ پورا ہوتا ہے۔
گنیش جی کو انیک ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ ان میں چند نام جو کہ عام لوگوں کی زبان پر ہیں اور پرسدھ ہیں۔ یہ ہیں :-
لمبودر۔ سریہ کرتا۔ وگن ہرتا۔ سدھ داتا۔ وگنیشور۔ مہاگنیش۔ مہاگنپتی۔ گجانن۔ گنپتی۔ گنیش۔ ایک دنت۔ وکرہ تنڈ۔

جیسٹ راجہ یعنی سب سے اونچے درجے کا راجہ یعنی دیوتاؤں میں پرسدھ یعنی سرتاج دیوتا وغیرہ وغیرہ
ایتریہ براہمن شاستر میں گنیش جی کو براہمن۔ براہمنتی یعنی برہسپتی۔ وید اور
پرہ برہما کے ناموں سے منصوب کیا گیا ہے۔ اور اس کو گیان سے بھی منصوب کیا گیا ہے
اس کے جسم کی ویاکھیا یوں بتائی گئی ہے۔ اِسکے سونڈ کو پرنو یعنی اومکار
کی نشانی مانا گیا ہے۔ اسکا ڈھانچہ یعنی قالب کو یوگ شاستر کے سب کلاؤں سے
بھرپور تصور کیا گیا ہے۔ ٹوٹا ہوا دانت ستیہ کو ظاہر کرتا ہے اور ذاتی قربانی۔ سچائی
اور گیان کے سامنے ہیچ ہے۔ اِسکے چوہے پر سوار ہونے سے یہ سوکھشمتا ظاہر
ہوتی ہے کہ ویدوں میں جو آیا ہے کہ صرف بھگوان ہی سب کچھ ہے اور باقی ہیچ ہے۔
یعنی مایا ہے۔ فریب ہے اور دھوکہ ہے۔

گنیش جی کو گیان یا علم کا دیوتا یعنی بھگوان مانا گیا ہے اور منتشہ کی سب
رکاوٹوں کو دُور کرنے والا تصور کیا گیا ہے۔ جس کسی بھی شخص کو کوئی بھی اشٹ
دیو ہو یعنی وشنو۔ دیوی۔ شو یا سوریہ وغیرہ۔ ہر ایک کیلئے گنیش جی کی پوجا پرتھم ہے
آدِ گورو شنکر اچاریہ نے بھی گنیش کی پوجا پرتھم تسلیم کی ہے۔

गा لفظ سے عقل کے معنی لئے جاتے ہیں اور ण سے موکھش کو تصور کیا جاتا ہے۔ یعنی
دنیاوی بندھنوں سے آزادی تصور ہوتی ہے۔ گن مایا وی جگت کو بھی کہتے ہیں۔
اِسلئے گنیش کو ودیا یعنی گیان کا ساگر مانا گیا ہے۔ یعنی گنیش ہی گیان یعنی
علم کی بنیاد ہے اور اِسلئے اسکا نام ودیا گنپتی بھی پڑا ہے۔

شاستروں میں ایک اتہاس آیا ہے کہ گنیش جی ایک بار دیوتاؤں کی رہنمائی
کرتے تھے۔ جن کو پرمتھ گن کہا جاتا تھا جو شنکر بھگوان کے حضور میں رہتے تھے
اسی کارن اِسکا نام گنیش یا گنپت پڑ گیا ہے۔ چونکہ اِسکو برہما۔ وشنو اور مہیش
سے بھی ادھک سبقت ملی ہے۔ اِس کارن ہندو مذہب میں اِسکو پرماتما یعنی
بھگوان سے منصوب کیا گیا ہے۔

گن مایا وی جگت کو کہتے ہیں۔ جسمیں برہما اپنی مایا کو رچتے ہیں۔ شاستر
کہتے ہیں کہ وہ سب جیو جنتو جن کا آدھار حرف "اَن" ہے انکا اشٹ یعنی مالک

گنیش جی ہیں۔ ایک پورانک اتہاس میں آیا ہے کہ جب چندرما نے گنپتی کی بے عزتی کی تو اس نے چندرما پر اپنا ایک دانت نکال کر مارا اور اس طرح وہ ایک دنت کہلانے لگے۔ ایک، دنت کا معنی مایا بھی ہو سکتا ہے جو انسان کو اندھکار میں ڈالتا ہے۔ جو غیر حقیقی کو حقیقی تصور کر کے گمراہی میں ڈالتا ہے اور غیر حقیقی جو ہستی اور عیش و عشرت کو ہی حقیقی زندگی مانتا ہے۔

दन्त (دنتہ) کا معنی اصلیت یعنی حقیقت ہے۔ اسلئے ایک کو مایا یعنی پرکرتی کہا جاتا ہے اور دنتہ کو پورش سے منصوب کیا گیا ہے۔ یعنی مایا کا مالک یا غیر حقیقت کا سوامی۔ اس کے سر کی تمثیل "supreme spirit" یعنی روح عظیم سے ہے۔ سونڈ اور سر کے کارن اس کی حیثیت عظیم ترین۔ اعلےٰ اور سب سے بڑی تصور ہوتی ہے۔ گنیش جی کے ساتھ ولیا کے علاوہ دو اور شکتیوں کو منصوب کیا گیا ہے۔ جن کا نام سدھی اور بدھی ہے۔ جس کی تعبیر یہ ہے کہ اسکو کامیابی کی کنجی کہا جاتا ہے جو کہ گنیش کے بھگتوں کو سمے سمے پر پراپت ہوتی ہے۔ تانترک شاستر میں اسکو 32 ناموں سے منصوب کیا گیا ہے یعنی مختلف سدھیاں حاصل کرنے کیلئے اسکو مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے یعنی اس کی پوجا ہوتی ہے۔

اوم

مہا گنیش

مہا گنیش کو وگھنہ ہرتا کے نام سے پکارے جانے کے کارن ہی ہندو مذہب میں ہر جاتی کے لوگ اسکی پوجا سب سے پہلے کرتے ہیں۔ اور اپنی مرادیں پوری کرتے ہیں۔ گنیش پوران میں گنپت جی کے جنم وغیرہ کے بارے میں مفصل لکھا گیا ہے۔ دیگر کئی شاستروں میں بھی گنیش جی کی بڑھائی کے بارے میں بہت کچھ لکھا گیا ہے شاستروں میں ایک بہت ہی مزیدار کہانی درج ہے کہ ایک بار انسان کے سب ہی اعضاء آپسمیں لڑنے لگے۔ لڑائی اس بات پر شروع ہوئی کہ سب ہی انگ اپنے آپ کو اونچا درجہ دیتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ ہم نہ ہونگے تو یہ جسم کوئی کاروبار نہیں کر سکتا ہے۔ اسلئے وہ انسانی جسم میں اپنے آپ کو سرتاج اور راجہ کہلاتے تھے۔ اس بات پر کچھ دیر کافی لڑائی جھگڑا ہوتا رہا اور آخر میں فیصلہ ہوا کہ ہر ایک انگ جسم کا باری باری کچھ دیر کیلئے جسم سے علیحدہ ہو جائے اور اس طرح یہ جانچ کی جائے کہ آیا یہ جسم اس انگ کے بغیر ٹھہر سکتا ہے اور جسم اپنا کام جاری رکھ سکتا ہے کہ نہیں۔ جس انگ کے بغیر یہ جسم ٹھہر نہیں سکتا ہے وہی انگ جسم کا سرتاج یعنی بادشاہ کہلانے کا حقدار ہو سکتا ہے۔ فیصلہ پکا ہوا۔ چنانچہ سب سے پہلے آنکھوں نے جسم سے علیحدگی کی اور اپنا کام وکاج چھوڑ دیا اور ایک سال کے لئے جسم سے رخصت لے لی۔ چنانچہ جب آنکھیں ایک سال کے بعد واپس جسم میں آگئیں۔ تو انہوں نے دیکھا کہ جسم میں بالکل کوئی لغزش نہیں آئی ہوئی ہے۔ جسم بالکل ٹھیک حالت میں ہے اور جسم کے سب ہی انگ بغیر کسی رکاوٹ کے اپنا کام وکاج جاری رکھے ہوئے ہے۔ تو سب انگوں نے آنکھوں سے کہا کہ دیکھو بھائی

ہم تمہارے بغیر کیسے خوش و خورم رہے ہیں۔ تم ہمیں نچاتے تھے۔ دنیا کے حسن اور خوبصورتی کی طرف لے جاتے تھے اور پریشان کرواتے تھے۔ ہم کو فریب میں ڈالے رکھا تھا آپ کی غیر حاضری سے ہم بہت ہی سکھی اور شانت رہے ہیں۔ اسلئے آپ کو چاہئیے کہ آپ اب دوبارہ واپس نہ آئیں۔ اپنا راستہ کسی اور جگہ دیکھیں تاکہ ہم آئیندہ پریشانی اور مغالطہ کی زندگی بسر کرنے میں مجبور نہ ہوں۔ آنکھیں بے چاری شرمندہ ہوگئیں اور چپ چاپ اپنی جگہ سنبھالی۔

اس کے بعد فیصلہ ہوا کہ اب کان جسم سے الگ ہو جائینگے۔ ایک سال کے بعد جب کان پھر واپس آگئے تو دیکھا کہ یہ جسم اچھی طرح چلتا پھرتا ہے۔ اسمیں کوئی نقص پیدا نہیں ہوا ہے۔ جسم میں کوئی بیکاری نہیں آئی ہوئی ہے۔ یہ سب اعضاء کانوں سے کہنے لگے۔ دیکھو ہم کیسے تمہارے بغیر ٹھیک اور خوش ہیں۔ تم اس جسم کو ہر وقت چوکنا رکھتے تھے اور رات و دن تم ہم کو گانے بجانے میں اور ایک دوسرے کی بری بھلی خبریں سنانے کی طرف لے چلتے تھے۔ ہم آپ کے بغیر بہت آنند سے بیٹھے ہیں۔ کسی بھی طرف ہمارا دھیان نہیں جاتا ہے۔ ہم کسی بھی وشئے میں نہیں پھنسے ہیں۔ آپ کی غیر حاضری سے ہمیں اس قسم کی کوئی پریشانی نہیں ہے۔ لہٰذا تمہارے لئے یہی اچھا ہے کہ تم ہم سے الگ ہی رہو تاکہ ہم خوشی سے اپنا جیون بتا سکیں۔ کانوں کو بھی بہت ہی شرمندگی محسوس ہوئی اور چپ چاپ اپنی جگہ پر چلے گئے۔

اس کے بعد زبان نے ایک سال کے لئے منہ سے چھٹی حاصل کی۔ جب زبان ایک سال کے بعد پھر واپس لوٹی تو معدہ نے زبان سے بڑے تیز الفاظ میں کہا کہ تم ہٹ جاؤ اور میرے سے دور ہو جاؤ کیونکہ تم ہر سمئے اپنے چسکے کے لئے اکثر ایسی چیزیں میرے میں داخل کرتے تھے جن کو میں برداشت نہیں کر سکتا تھا اور میں پریشان ہوتا تھا۔ اس ایک سال میں میں نے بہت آرام کیا اور میں بہت ہی شانتی میں رہا کسی قسم کا تکلیف یا درد نہ رہا اور میں وہی چیز کھاتا ہوں جو کہ مجھے موافق آتی ہے اور جس سے صحت ٹھیک رہتا ہے اور صحت پر کوئی برا اثر پیدا نہیں کرتا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں اس ایک سال میں آپسمیں کوئی لڑائی جھگڑا بھی نہیں ہوا۔

کیونکہ تم غیر حاضر تھے۔ اِدھر ادھر کی غیر ضروری بات بھی ہم نے نہیں سنی۔ زبان نے اپنی
ہار مان لی اور چپ چاپ اپنی جگہ لے لی۔

سب سے آخر پران کی باری آئی اور اُس نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ وہ اب
ایک سال کے لئے رخصت ہو رہا ہے۔ جونہی پران جسم سے الگ ہونے لگا تو سب ہی
اعضاء حیران اور پریشان ہونے لگے۔ اِنکو درد اور بے حسی معلوم ہونے لگی۔ اُن
میں بے چینی اور بے بسی ہو گئی۔ یہ حالت دیکھتے ہی سب ہی اعضاء زور سے پکارنے
لگے کہ اے پران تم ہم کو بھی اپنے ساتھ ہی باہر کھینچ رہے ہو۔ پران نے جواب دیا کہ
میں اکیلا ہی جا رہا ہوں۔ آپ لوگوں کو ساتھ لے کر مجھے کیا غرض ہے۔ جب سب
اعضاء محسوس کرنے لگے کہ پران کے چلے جانے سے اِن کی بھی جان نکل رہی ہے تو
سب اعضاء نے پران سے التجا کی کہ تم مت چلے جانا۔ ذرا ٹھہرو۔ ہم تم کو اپنا بادشاہ
تسلیم کرتے ہیں۔ آپ ہی ہمارے سرتاج ہو۔ سبھی نے وعدہ کیا کہ ہم آئندہ پران کی
آگیا پالن کرتے رہیں گے۔

پران یا آتم شکتی بہت حد تک ہاتھی میں پائی جاتی ہے۔ یہ دکھانے کے لئے
کہ پران ہی ایک اہم جزو ہے تو اسی خاطر بھگوان گنیش کو ہاتھی کا سر دیا گیا ہے۔
جو کہ آتم شکتی کو ظاہر کرتا ہے جو کوئی بھی شخص اپنے پران کو قابو میں کرتا ہے وہی
اپنے من پر سبقت لیتا ہے اور اِس کر کے وہ طرح طرح کے عجوبے اس دنیا میں کر سکتا ہے
ایسے مہان ویکتی کو واستو میں دنیا والے پوجا کرتے ہیں۔ جسمیں بالکل کسی شک کی
گنجائش نہیں ہے۔ یہی پران گنیش کہلاتا ہے جو کہ سب ہی انگوں کا مالک ہے۔

گنیش جی کا پیٹ بہت ہی بڑا اور وسیع دکھلایا گیا ہے اسی کر کے اس کا
نام "لمبودر" پڑا ہے۔ اِسلئے ہمکو یہ دیکھنا ہے کہ ایسا کیوں ہے۔ اسمیں اودشیہ
کچھ راز چھپا ہوا ہے۔ جب بھی ہم کچھ کھاتے پیتے ہیں تو ہم کھانے سے پہلے پہچان لگا لیا
کرتے ہیں کہ آیا غذا ہمارے موافق ہے اور آیا اسمیں تو ایسی کوئی چیز تو نہیں ہے
جو کہ زہریلی ہے۔ ہم سب کو یہی خیال اور گمان ہے کہ ہم کو ایک ہی منہ ہے۔ جس سے ہم
کھاتے پیتے ہیں۔ دراصل ہر ایک منش کو اُنیس منہ ہیں جسے ہمارے جسم کی پُشٹی ہوتی ہے۔

جن کے ذریعہ ہم اوشیہ کچھ نہ کچھ کھاتے پیتے رہتے ہیں۔ یہ اُنیس منہ یہ ہیں:-
پانچ گیان اندریاں۔ پانچ کرم اندریاں۔ پانچ پران اور چار انتر انگ یعنی
من۔ بدھی۔ چت اور اہنکار۔ اس کر کے قدرتی ہے کہ پیٹ ایک بہت بڑا
اور وسیع ہو سکتا ہے۔ جسمیں اُنیس منہ ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ جس طرح
ہم سوچ سمجھ اور دیکھ بھال کر کے منہ سے کھانا کھاتے ہیں اسی طرح ہم کو
جائز ہے کہ جو ووہار۔ آہار وغیرہ اِن اُنیس اندریوں سے کرتے ہیں وہ شدھ
اور پوتر ہو جیسے آنکھیں ہیں۔ اِن کو بھی اپنا غذا ہے۔ جو کچھ کہ وہ دیکھتی ہیں۔ وہ
آنکھوں کی غذا ہے۔ جو کچھ ہم سنتے ہیں وہ ہمارے کانوں کا غذا بنتا ہے اور
اسی طرح ہر ایک انگ کو اپنا اپنا خاص غذا مقرر ہے۔ جب تک کہ ہم ان سب
انگوں کو شدھ غذا نہ دینگے۔ تب تک صحت مند جیون میسر نہیں ہو سکتا ہے
جیسے من کو لیجئے۔ کیا ہمارے خیالات من کو ایکاگر کرتے ہیں اور اسکو طاقت
دیتے ہیں اور اپنے آپ میں اعتماد اور اعتقاد پیدا کرتی ہیں اور کیا ہم کو ایسی
غذا صحیح راستے پر لیتا ہے کہ نہیں۔ یا لڑائی جھگڑوں اور وہم کی طرف لیتا ہے
ہم کو چاہیئے کہ اِن اُنیس منہ کو ایسی غذائیں جس سے شریر اور من کی پشٹی
ہو سکے اور آتم ساکھشا تکار ہو۔ یہ ساری اوستھا ہم کو گنیش جی کے بھاری بھرکم
پیٹ سے گیات ہوتی۔ جس کارن اس کو لمبودر کہا جاتا ہے۔
گنیش پوران میں ایک کہانی آتی ہے کہ گنیش جی کو ایک بار اپنے کسی بھگت نے
گھر میں دعوت پر بلایا جہاں پر وہ بہت خوشی سے چلا گیا۔ بھگت کو پہلے ہی معلوم
تھا کہ گنیش جی مودک یعنی لڈو کھانے کے شائق ہیں۔ اس لئے اُس نے بہت
ہی اعلےٰ قسم کے لڈو بنائے۔ گنیش جی بہت ہی ہشاش بشاش تھے اور وہ لڈو یعنی
مودک بہت ہی آنند سے کھانے لگا حتیٰ کہ اسکا پیٹ حد سے زیادہ بھر گیا۔
کھا پی کے وہ ہل نہ سکا۔ کھا پی کے وہ اپنے بھگت کے ساتھ خوب بات چیت کرتا
رہا۔ رات بہت گذرنے پر سب ہی مہمان اپنے اپنے گھر چلے گئے تو گنیش جی بھی رخصت
لے کر اپنے واہن چوہے پر سوار ہوا اپنے گھر جانے کیلئے۔ رات بہت ٹھنڈی اور سہاونی تھی۔

چاندنی رات تھی۔ گنیش جی بہت ہی آنند۔ شادمرگی اور مسرت میں تھا اور بھگت کے دعوت کا آنند لے رہا تھا۔ چونکہ چوہے نے بھی خوب کھایا پیا تھا اسلئے وہ مستی سے جھومتا ہوا اور خراماں خراماں چلتا تھا۔ وہ اونگھتے اونگھتے جا رہا تھا۔ پیٹ بھاری ہونے کے کارن چوہے کو چلتے چلتے راستے میں نیند بھی آتی تھی اچانک ہی اس کو راستے میں ایک چمکتا ہوا سانپ کھڑا نظر آیا۔ چوہا کچھ ڈر گیا اور یکدم رُک گیا۔ اس اچانک ٹھہراؤ نے گنیش جی کو جھٹکا دیدیا اور وہ نیچے گر پڑا۔ اسکے پیٹ کو دھکا لگنے کے کارن مودک باہر آگئے۔ گنیش جی چونک پڑے۔ جلدی جلدی سے ساودھان ہوکر وہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور سانپ کو پکڑ کر اُسکو کمربند کے بدلے باندھ لیا۔ اور اس طرح وہ آگے سفر کرنے کے لئے تیار ہوگئے۔ اور آگے پیچھے نظر مارتا رہا کہ آیا اس کی اس حرکت کی طرف کسی کی نظر تو نہیں پڑی ہے تاکہ وہ شرمندہ نہ ہو جائے۔ آسمان پر صرف ایک چاند تھا جو کہ گنیش جی کی طرف دیکھتا تھا اور ہنستا تھا۔ گنیش جی چاند کے ہنسنے پر بہت خشمناک ہوئے اور چاند کو ایک بد دعا دی۔ کہ تمہاری چمک گھٹ جائے۔ چاند بہت ہی پشیمان ہوگیا اور جلدی سے وہ زمین پر آگیا اور بھگوان گنیش جی کے قدموں پر گر پڑا اور معافی مانگ لی۔ تو گنیش جی نے از راہ رحم یہ وردان دیا کہ تم اب پندرہ دن چمکتے رہو اور پندرہ دِن تمہاری چمک گھٹ جائے۔

یہ کہانی گنیش جی کی بہت ہی پُر مطلب ہے۔ مودک دو الفاظ کا مرکب ہے۔ مودا اور کا۔ سنسکرت زبان میں مود کو آنند یعنی خوشی۔ مسرت یا شادمانی کہتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ گنیش جی یعنی بھگوان آنند مئے ہیں۔ جب کوئی شخص روحانیت یعنی پرمارتھ کی طرف قدم آگے بڑھاتا ہے تو اس کو قدم قدم پر شادمانی اور مسرت چومتی ہے اور بھگوان کا ظہور ہر اور سے نظر آتا ہے اور اسطرح وہ ہر سمت سے خوشی اور مسرت میں شریک ہوتا ہے اور اس طرح اسکی شخصیت یعنی گنیش کا پیٹ مودک یعنی آنند سے بھاری بھرکم ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی موقع پر لگاتار عبادت سے کنڈلنی خودبخود جاگرت ہوتی ہے۔ سانپ کا راستے میں آنے سے ہی

معنی لی جاتی ہے کہ جب کنڈلنی جاگرت ہوتی ہے تو اہنکار روپی چوہا پریشان ہو کر ختم ہو جاتا ہے۔ گنیش کے گرنے سے یہی مطلب لی گئی ہے کہ انسان جو یہ سمجھے بیٹھا ہے کہ یہ مایاوی شریر ہی سب کچھ ہے اور اسی کو ساری مسرت سمجھے بیٹھا ہے جو کہ آخر میں ہیچ ہے اور یہ آخر میں گر ہی جاتا ہے اگیان کے کارن۔ گنیش کے گرنے اور سانپ باندھنے سے یہ مراد لی گئی ہے کہ انسان کنڈلنی یا دیوی شکتی کے جاگرت ہونے کے کارن ایک نئی زندگی میں داخل ہوتا ہے۔ چاند کی تعبیر من سے ہے۔ اگر من اچھے کرم کرنے پر گامزن نہ ہوگا تو یہ اندھکار میں پڑ جاتا ہے اور اگر اچھے کرم کرنے کی طرف لگ جاتا ہے۔ برے خیالات پاس میں آنے نہیں دیتا ہے۔ تو یہ روحانیت یعنی پرمارتھ سے چمکتا ہے۔ اور ہماری زندگی بہت ہی مسلیم بن جاتی ہے۔ اور ہم آنند مئے بن جاتے ہیں۔

اس بات کو اور سپشٹ کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ اسکا سوکھشم مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ جس وقت منش پرمارتھ کی طرف لین ہو جاتا ہے اور کامیابی کی منزل کی طرف آگے بڑھتا ہی جاتا ہے تو اس کی کنڈلنی یعنی دیوی شکتی جاگرت ہوتی ہے۔ تھوڑی دیر کے لئے یہ بھگت یعنی سادھک اوشیہ کچھ سہم جاتا ہے یعنی ڈر جاتا ہے۔ سانپ کو دیکھ کر یعنی کنڈلنی جاگرت ہوتے ہی اس کا اہنکار چھوٹ جاتا ہے۔ دوئیت بھاؤ سے دور ہو جاتا ہے۔ تو اومکار روپی گنیش حرکت میں آجاتا ہے اور یہ گنیش یعنی آنند مئے بھگوان اس کی اور دس قدم آگے بڑھتا ہے یعنی بھگت کی طرف جھکتا ہے۔ اس کی اور گر پڑتا ہے۔ اپنا انبار مودک کا یعنی آنند کا باہر پھینکتا جاتا ہے۔ تاکہ یہ بھگت اس آنند میں مست اور مسرور ہو جائے۔ یہ بھگت مودک کو یعنی آنند کو سمیٹ لے۔ جلدی جلدی میں لوٹ لے جتنا بھی اسکی ہمت ہو۔ آنند کا بھنڈار کھل جاتا ہے۔ آنند روپی پیٹ تھیلی کا گھانٹ کھل جانے سے ہی یہ بھگت اس آنند میں مست اور مسرور ہو جاتا ہے اور وہ تدروپ ہی ہو جاتا ہے اور پھر اس سانپ یعنی کنڈلنی کو اپنے کمر کے ساتھ باندھ کر یعنی وش کر کے اس پر عبور حاصل کرتا ہوا

آگے ہی بڑھتا جاتا ہے۔

اِسلئے ہمیں چاہیئے کہ ہم مہا گنیش جی کے بارے میں اُن کی کہانیوں اور اتہاس کو ہنسی مذاق نہ سمجھیں بلکہ اِس کے پیچھے جو سو کھشم راز چھپا ہوا ہے اسکو سمجھنے کی کوشش کریں۔

گنیش جی کی مہا گیان اور پڑھائی سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب ویاس جی نے بھاری بھرکم مہابھارت جیسی مہان پُستک لکھنے کی اچھیا پرکٹ کی تو اُنھوں نے گنیش جی کا آواہن کرکے اُنہی کے ہاتھ سے ہی ایسی مہان پُستک تحریر کروائی۔ کئی بھگتوں کے سامنے گنیش جی سمے سمے پر پرگٹ ہوتے ہیں اور اُن کی کئی پرکار کے آفتوں اور مصیبتوں سے اُن کو مُکت کر دیا ہے۔ الغرض مہا گنیش کی پرستش کرنے سے منشہ کو تُرنت سرسوتی یعنی وِدیا اور بھگتی لکشمی پراپت ہوتی ہے اِس میں بالکل کوئی شک نہیں ہے۔ یہ کامیابی کی کنجی ہے جس کو اپنانا سب کا فرض ہے۔

پُتر پراپتی

گنیش چترتھی کا ودھی پُوروک نراہار ورت رکھنے سے اوشیہ پُتر پراپتی ہوتی ہے۔ اور بھانج عورت پُتروتی اوشیہ ہوتی ہے۔

شری مہاگنیش

یہ تو پہلے واضح ہو چکا ہے کہ گنیش جی ماتا پاروتی کے اِچھیا پُتر ہیں جس کا مسکن کیلاس پربت ہے۔ اس سمبندھ میں ایک اتہاس مشہور ہے کہ پراچین کال بھوتا ستھان، جس کو اب بھوٹان کہا جاتا ہے۔ جس کی راجدھانی کیلاس تصور کی جاتی تھی۔ جہاں آدواسی یعنی پراچینی لوگ رہتے تھے۔ جو کہ قد کے چھوٹے۔ جسم کے موٹے تھے مگر بہت میلے رہتے تھے۔ اُن میں رتی بھر بھی کلچر یعنی تہذیب نہ تھی۔ وہ بہت ہی پسماندہ تھے اُن کو یگیوں اور ہوم ہون میں شامل ہونے کی اجازت نہ تھی۔ یہ گنیش جی کے جنم سے پہلے کے حالات اِس سلطنت کے تھے۔

اِس اتہاس کے مطابق جب گنیش جی سات سال کے ہوئے تو اس کا یگنیو پویت سنسکار کشپ رشی کے آشرم میں ہوا۔ جس میں دُور دُور سے کافی تعداد میں رشی و منی گنیش جی کو آشیرواد دینے کیلئے شامل ہوئے جب گنیش جی یگنیو پویت سنسکار کے دوران بھکشا کے لئے نکلے تو سب سے پہلے ورن دیو نے اِس کو بطور بھکشا کے ایک پاش یعنی کمد (پھندا) دیدیا۔ بھگوان شنکر نے اس کو ترشول بھکشا میں دیا۔ پرشو رام کی ماتا رینو کا نے اِس کو ایک جنگی کلہاڑی دیدی۔ اس طرح گنیش جی اینک استر شستر سے لیس ہوئے۔ سب ہی رشیوں نے اپنے اپنے آشیرواد سے گنیش جی کو منور کر دیا اور طرح طرح کے وَر دیئے۔ یگنیو پویت سنسکار کے بعد کشپ رشی نے گنیش جی کو

گوروکل میں بطور ایک طالب علم کے داخل کرنا سویکار کیا جہاں پر اس نے وید شاستر۔ یدھ شاستر۔ استر ودیا (فوجی ودیا) راج ودیا۔ علم سیارگان۔ علم نجوم اور علم ریاضی یعنی ہندسہ وغیرہ سیکھ لیا۔ علم ریاضی میں اس نے کافی مہارت اور کمال حاصل کیا اور اسکو گنت کرتا کا نام دیا گیا۔ تعلیم ختم کرنے کے بعد اپنی راجدھانی میں واپس آگیا۔ وہاں صرف آٹھ دس سال کے قلیل وقفہ میں ہی اپنی سلطنت اور رعایا کی کایا پلٹ دی۔ جس سے سب ہی رشی منی حیران ہو گئے اور عش عش کرنے لگے۔ اسطرح یہ پسماندہ سلطنت ایک طاقتور ملک بن گیا۔

گنیش جی خوبصورت نہیں تھا۔ اس کا رنگ لال تھا۔ قد کا چھوٹا تھا۔ جسم بہت ہی بھاری بھرکم اور بے ڈھنگ سا تھا۔ سر بہت ہی بڑا تھا اور آنکھیں بہت چھوٹی تھیں۔ ناک بہت چپٹی اور لمبی تھی۔ بہت ہی پہلوان تھا اس کی گردن موٹی تھی اور شانے بہت چوڑے تھے۔ اس کی رانیں بہت ہی موٹی تھیں۔ وہ بہت ہی ساتوک جیون بتاتا تھا جس کارن وہ بہت ہی صحت مند تھا۔ لکھنے پڑھنے کا بہت ہی شوق تھا۔ اس نے برہم ودیا۔ شرتی۔ سمرتی۔ لکھنے پڑھنے میں۔ ناچ اور گانے میں تتھا تقاریر کرنے میں بہت ہی عبور حاصل کیا تھا وہ بہت ہی ہنس مکھ بھی تھا۔ حکومت کرنے میں کافی مہارت حاصل تھی۔ اس قسم کے اوصاف ہونے کے کارن ہی گنیش جی مختلف ناموں سے مشہور ہو گئے۔

جب گنیش جی نے اپنی تعلیم ختم کر دی تو وہ اس سلطنت کے بادشاہ بن گئے۔ اس سلطنت کی پسماندگی گنیش جی برداشت نہ کر سکے۔ انہوں نے سب سے پہلے اپنی سلطنت کی مردم شماری کے احکام جاری کئے اور سلطنت کو مختلف صوبوں اور ضلعوں میں تقسیم کیا اور ہر ایک ضلع کو ذات پات اور تجارت کے لحاظ سے الگ الگ گن۔ گن منڈل۔ گن نائک مقرر کر دئے۔ ملک میں ربط و ضبط۔ امن اور قانون وغیرہ بڑی سختی سے لاگو کیا گیا۔ امن کو برقرار رکھنے کے لئے ایک مضبوط فوج مقرر کر دی۔ کسی بھی غیر آئینی اور امن شکن کاروائی

کے لئے سخت سے سخت سزا مقرر ہوئی۔ جس کے کارن ملک کی حالت بہت ہی سدھر گئی۔ اور ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہوا۔ انصاف کی حکومت قائم ہوئی اور لوگ کافی خوشحال ہوئے۔ ملحقہ سلطنتوں کے ساتھ بھی بڑی سختی کے ساتھ نپٹا گیا۔ وہ ملک ایسی کوئی کاروائی نہیں کرتے تھے جو کہ سلطنتِ بھوٹان کے خلاف ہو۔ انصاف اور امن قائم کرنے کے خاطر ہی گنیش جی وِگن کرتا۔ اور وِگن ہرتا کا نام دیا گیا۔

اُس سمے بھوٹان کے ملحقہ جتنی بھی دیگر سلطنتیں تھیں اگرچہ وہ کافی خوشحال تھیں مگر بہت ہی سُست تھیں۔ وہ آپسمیں خوب لڑتے جھگڑتے تھے پھر وہاں کے حکمران گنیش جی سے صلح مشورہ لیتے اور اپنے مسائل حل کرتے تھے اور ملک کو خوشحال بناتے رہے۔ یہ حکمران جو بھی نیا کام آرمبھ کرتے تو پہلے گنیش جی کو بلاتے اور اِسے رائے لیتے۔ اِسی کارن گنیش جی کی پوجا پرتھم ہونے کا رواج رائج ہوا۔ جو سلسلہ اب بھی جاری ہے۔

گنیش جی ایک بہادر اور اعلےٰ پیمانے کا جنگجو بھی تھا۔ اِس کے پاس ہر قسم کا سامانِ جنگ ہر وقت موجود رہتا تھا۔ جیسے گدا۔ کھڑگ۔ چکر۔ تشول۔ مُگدر۔ ترشول۔ وجر۔ کُٹھار۔ پاش۔ ٹنگ۔ شکتی۔ ڈنڈ۔ گجہ دنت۔ تُشوپت وغیرہ اِسکو کئی دیو استروں کی بھی جانکاری تھی۔ جنگ کرنے میں اِسکو کافی مہارت حاصل تھی اور یہ اعلےٰ پایۂ کا سیناپتی تھا۔

اُس کی سلطنت میں شفاخانے۔ تعلیمی ادارے۔ لائبریریاں۔ عدالتیں وغیرہ وغیرہ جگہ جگہ رعایا کی سہولیت کیلئے قائم کی گئیں۔ جہاں پر عوام ایسے فائدہ اٹھاتے تھے۔ اِس کارن گنیش جی کا نام آج تک بھوٹان میں بطور ایک نیائے کاری کے چل رہا ہے۔ اِس کا شکتی شالی ہونے کے کارن ہی اِسکی پوجا اب تک ہر جگہ بھارت میں ہو رہی ہے۔ یہ ایک اتہاس ہے جو کہ گنیش سے سمبندت ہے اور جسکی چرچا اب بھی موجودہ بھوٹان یعنی پراچین بھوٹاستھان میں ہو رہی ہے۔ اِسی نام کے کارن گنیش جی کو بھوٹا کے نام سے بھی پکارا جاتا تھا۔

اِس اتہاس سے یہی سوکھشم مطلب لیاجا سکتا ہے کہ مہا گنیش سروہ سدھیوں کا مالک ہے۔ جو بھی کام مہاگنیش کا نام لیکر شروع کیاجائے اور گنیش جی کو آداہن کر کے آرمبھ کیاجائے اسمیں اوشیہ گنیش جی سدھی دیتے ہیں۔ وہ منش کے ساتھ ساتھ رہ کر اِسکو بدھی دیکر کامیاب بناتا ہے۔ وہاں پر کوئی وِگن یا بادا نہیں آتی ہے اور ہر اور کامیابی اور خوشی کا دور دورہ رہتا ہے۔

گنیش آرتی!

اُوم جے گنیش جے گنیش جے گنیش دیوا
ماتا تیری پاروتی پتا مہا دیوا !!
اوم جے گنیش جے گنیش جے گنیش دیوا

ایک دنت دیاونت چار بھجا دھاری
مستک سندور سوہے موش کی سواری
اوم جے گنیش جے گنیش جے گنیش دیوا

اندھن کو آنکھ دیت کوڑھی کو کایا
بھانجن کو پُتر دیت نِردھن کو مایا
اُوم جے گنیش جے گنیش جے گنیش دیوا

مودک کا بھوگ لگت سنت کرت سیوا
ہار چڑھیں پھُول چڑھیں اور چڑھے میوہ
اُوم جے گنیش جے گنیش جے گنیش دیوا

دِین کی لاج رکھی شمبھو پُتر دھاری
منورتھ کو پُورا کرو جاؤں بھلہ ہاری
اُوم جے گنیش جے گنیش جے گنیش دیوا

ॐ

گنپتی پریوگ!

جو سُمرت سِدھی ہوئے ۔ گن نائیک کرِور ودن
کراوُ انُوگرہ سوئی ۔ بُدھی راس سُم گن سدن

जो सुमिरत सिधि होइ, गन नायक करिवर बदन।
करउ अनुग्रह सोइ, बुद्धि रासि सुभ गुन सदन॥

رِدھی سِدھی سُکھ۔ سوبھاگیہ اور اکھنڈ سمپدا کے سوامی گنیش جی ہیں۔ جیسا کہ پہلے وِستار کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ جس گھر میں وِدھی پوروک گنیش جی کی پوجا ہوتی ہے اس گھر میں جیون بھر کسی بھی پرکار کا ابھاؤ نہیں رہتا ہے یہ شاستروں کا کتھن ہے कलौ चण्डी विनायकौ یعنی کلُ جگ میں گنیش ہی سِدھی دینے والا ہے۔ اسکے انوسار گرہستھیوں کے لئے پورن سُکھ سمپدا پراپت کرنے کیلئے گنیش کے بغیر اور کوئی اوپائے شیگھر پھلدائیک نہیں ہے۔

ہر ایک سِدھی کے لئے اور وِگنوں کو دور کرنے کے لئے گنپتی ستھاپن اور پُوجن ہی پھلدائی ہے۔ یہ شاستروں میں بالکل صاف درج ہے۔

یہاں پر دو تین پرمان دینا میں اُچت سمجھتا ہوں :-

1. विघ्नों न जायते तस्य यस्त, विनायकम ।
یعنی جو گنپتی ستھاپن و پوجن کرتا ہے اسکے جیون میں کبھی بھی وگن نہیں آتے۔

2. महा गणपते । कर्म सिद्धि प्रापनोति मानवः ।
گنپتی آرادھنا سے ہر ایک کام میں نشچت سپھلتا پراپت ہوتی ہے۔

3. सर्व जगद् वशीकुर्यान्महागणपतिः सदा ।
گنیش ستھاپن پوجن سے ہر ایک شخص وش یعنی قابو میں رہتا ہے۔ اور جیون کا ہر ایک سامان ملتا ہے۔

اِن پرمانوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اپنے گھروں میں منتر سدھی گنپتی ستھاپن سے جیون کا سو بھاگیہ ہوتا ہے کیونکہ اشٹ سدھیاں اور نوندھیاں ساکھشات سروپ گنیش جی کی سیوا میں رہنے سے ہی ظاہر ہوتی ہیں یعنی اُپستھت رہتی ہیں اور سب دیوگن گنیش جی کی سیوا کرتے ہوئے اُس شخص کے گھر میں کرپا درشٹی کی یاچنا کرتے ہیں۔

گنیش پوران میں صاف درج ہے کہ پورن منتر سدھی پران پرتشٹھا یکت گنپتی ستھاپنا جس گھر میں ہو تو اس گھر میں دھن

یش۔ مان ۔ ایشریُہ کی لگاتار وردھی ہوتی رہتی ہے اور شترُو کا
اکرمن نہیں ہوتا ہے بلکہ شترُو پر ہر سمئے وِجے ہوتا ہے :۔

मन्मूर्ति स्थापनं कृत्वा सेवयवं सर्व एव माम।
विनायकस्य देवस्य श्रवणात सर्व सिद्धदाम।
धन्यं यशस्य मायुष्यं सर्वोपद्रव नाशनम ।
सर्व काम प्रदं सर्व पाप संचय नाशनम॥

اب میں یہاں پر کچھ وِدوانوں اور مہاتماؤں کی رائے گنیش
پُوجن کے بارے میں درج کرنا ضروری سمجھتا ہوں :۔

۱۔ جگت گورو شنکراچاریہ سوامی ودھیا تیرتھ مہاراج جی فرماتے ہیں :۔
" ہر ایک آدمی کو کوئی نہ کوئی کامنا ہوتی ہے ۔ جن لوگوں کو کسی قسم
کی فکر یعنی کلیش ہوتا ہے ۔ وہ اس کلیش کا ناش چاہتے ہیں ۔ کوئی ایشریہ
چاہتا ہے وغیرہ وغیرہ ۔ ایسے سب وِگن دُور کرنے کے لئے گنیش جی
ہی پرسدھ ہیں جنکی آرادھنا کرنے سے صرف وِگن ہی دُور نہیں ہوتے ہیں

بلکہ ہر ایک کامنا کی پورن طور سدھی ہوتی ہے۔"

۲۔ جگت گورو شنکراچاریہ ست چت آنند تیرتھ مہاراج جی فرماتے ہیں:۔

"شری گنیش جی سب وگھنوں کے ہرتا اور سدھی بدھی دینے والے ہیں۔"

۳۔ شری شنکراچاریہ جگن ناتھ پوری فرماتے ہیں :۔

"اس لوک اور پرلوک کے سبھی کاموں کو کرنے والا شری گنیش ہی ہیں۔"

۴۔ آدِ گورو شری شنکراچاریہ جی نے فرمایا ہے :۔

" اگر بھگوان شری گنیش جی پرسن ہو جائیں تو پشو اور پکھیوں تک کے بھی سب کاریہ نروگن طور پورن ہو جاتے ہیں۔"

۵۔ شری شنکراچاریہ بدری یک آشرم فرماتے ہیں :۔

" گنپتی پوجن کے دوارا پرمیشور کا ہی پوجن ہوتا ہے۔ جو سادھک من کو ایکاگر کر کے گنیش جی کی پوجا کرتے ہیں۔ اس کے

سب ہی وِگن سِدھی اُروپ میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔"

ذیل میں میں گنیش جی کے بارے میں کچھ پرسدھ اور پھلدائی منتر درج کرتا ہوں جن کی وِدھی پوروک اُپاسنا کرنے سے مندرجہ ذیل کاریہ اوشیہ سِدھ ہوتے ہیں :-

۱۔ سنتان پراپتی کے لئے :

" گم گنپتی نمہ "

गं गणपतये नमः

۲۔ لچھمی پراپتی اور بیدھن مُکتی کا منتر :

" ونایکایہ نمہ "

विनायकाय नमः

۳۔ شترو ناش کے لئے :

" وگنہ راجایہ نمہ "

विघ्नराजाय नमः

۴۔ کنیا کی شادی کے لئے :

" ہیرمبہ گنپتے نمہ "

हेरम्ब गणपतयै नमः

۵۔ پتی یا پتنی سکھ پراپتی کے لئے :

" اُچھشٹہ گنپتے نمہ "

उच्छिष्ट गणपतयै नमः

۶۔ قرض دُور کرنے کے لئے :

ऋण मोचन गणपतयै नमः "رِنہ موچن گنپتے نمہ"

۷. صحت کے لئے :

उमा पुत्राय नमः "اُوما پُترایہ نمہ"

۸. سُکھ سوبھاگیہ کے لئے :

गजमुखाय नमः "گجہ مُکھایہ نمہ"

۹. نوکری پراپتی کے لئے :

एकदन्ताय नमः "ایکہ دنتایہ نمہ"

۱۰. امتحان میں پاس ہونے کے لئے :

वर गणपतयै नमः "ور گنپتئے نمہ"

۱۱. پُتر سُکھ کے لئے :

तरुण गनपन्यै नमः "ترُن گنپتئے نمہ"

۱۲. بندھن مُکتی کے لئے :

ढुन्ढी गणपत्यै नमः "ڈھنڈھی گنپتے نمہ"

۱۳. موکھش پراپتی کے لئے :

सिद्द गणपत्यै नमः "سِدھ گنپتئے نمہ"

۱۴۔ ہر پرکار کی سِدھی پراپتی کے لئے :

ॐ ह्रीं क्लीं गणेश्वराय नमः "ادم ہریم کلیم گنیشورایہ نمہ"

۱۵۔ وشی کرن کے لئے :

क्षिप्र गणपत्यै अमुकं वश्म नमः "کھیپرہ گنپتئے اَمکم وشم نمہ"

۱۶۔ ہر پرکار کے کام کے لئے :-

गं गं गं गणपतयै नमः "گم گم گم گنپتئے نمہ"

اِس کے علاوہ راج اُنتی۔ بھوت پریت وغیرہ شانتی کے لئے۔ کاروبار کی انتی کے لئے اور کسی بھی پرکار کی من اِچھیا پُوری کرنے کے لئے گنپتی کی مُورتی کے سامنے ودھی پوروک سادھنا کرنے سے بہت ہی کم سمئے میں من وانچھت پھل پراپت ہوتا ہے۔ اِس میں کوئی شک نہیں۔ ..... ایسا شاستروں کا کتھن ہے۔

श्वेतार्क गणपति

شویتارک گنپتی!

راجستھان میں ایک چھوٹا سا پودا ہوتا ہے۔ جس کو آک یا آکڑا کہتے ہیں۔ سنسکرت میں اِس سے ارک کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ عام طور پر آک کے پتے ہرے ہوتے ہیں۔ لیکن لاکھوں میں ایک پودا سفید پتوں کا بھی پایا جاتا ہے۔ اِس سے شویتارک کہتے ہیں۔ اِن میں بھی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک کے پھول نیلے ہوتے ہیں اور دوسرے کے پھول سفید ہوتے ہیں۔ سفید پھول والا ارک بہت مشکل سے پراپت ہوتا ہے۔ یہ قدرت کا ایک کرشمہ ہی ہے کہ اِس سفید پھول والے آک کی جڑ اگر کھود کر نکال دی جائے اور اِس جڑ کا اوپر والا چھلکا آہستہ سے اُتارا جائے تو خود ہی اِس جڑ پر گنپتی کی تصویر کندہ شدہ یعنی کھودی ہوئی نظر آئے گی۔ اِس میں سونڈ جنوب کی طرف ہوگی۔ شاستروں کے انوسار جس کے گھر میں یہ گنپتی ہو اُس کے گھر میں ردھی سدھی اور اَن پورنا کا واس ہوتا ہے اور ایسا آدمی کبیر کے سمان ہوتا ہے۔ نیلے پھول والے سفید آک کی جڑ کھودنے پر گنپتی چتر نہیں ملیگا۔ کچھ لوگ اِس جڑ پر گنپتی کی مورتی کھدواتے ہیں۔ ایسی مورتی بھی پھلدایک ہوتی ہے۔ سفید پھول والے شویتارک جڑ میں خود ہی جاگکار سادھو لوگ ایسی جڑ کو اپنی جھولی میں رکھ کر جتنا دھن اِس جھولی سے نکالنا چاہتے۔ اُتنا دھن اِس جھولی سے نکلتا ہے۔